



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

دعوتِ اسلامی کا پیغام نوجوانوں کے نام

اسلام میس

والدین کا احکام

محمد صدیق قاسمی

ترتیب

مکتبہ نوریہ رضویہ و کٹوریہ رکیٹ سکسٹھ

ناشر:

اللہ توفیق عطا فرمائے تو علمائے اہل سنت کی کتب مطالعہ کریں!

نام کتب	نرخ	نام کتب	نرخ
افتاویٰ رضویہ اول تا پنجم	۳۷۵	بہشت کی کنجیاں	۱۵
الحق البین ۵/۱	۴	تسکین الخواطر فی مسئلہ حاضر و ناظر	۵۰
احکام شریعت اول تا سوم یکجا	۲۴	تاریخ خلفاء	۶۶
انوار الحدیث	۳۶	تجلیات حقیقت محمدی (سیرت)	۳۵
انتظار سحر (ظہور الحسن بھوپالی)	۱۰	تبلیغی جماعت ۱۲/۱۵/۱۳/۵	۸
اولیاء ملتان ۱۲/۵۰ ۱۵/۰۰	۲۰	تذکرہ غوث الثقلین	۱۸
آئینہ شیعہ نما	۵	تذکرہ الاولیاء	۲۴
انگوٹھے محمدی (منیر العین)	۱۵	تعارف علماء اہل سنت	۲۴
انگوٹھے محمدی (محمد شفیع)	۵۰	تعبیر الرؤیا	۱۸
الحدیقۃ النذیریہ عربی	۱۵۰	تفسیر نعیمی پارہ اول تا یازدہم فی جلد	۶۰
الطیب البیان رد تقویت الایمان	۲۴	تفسیر نور العرفان (مختصر لغز) تمام اقسام	۶۰
البشیر الناجیہ (شرح کافیہ)	۴۰	۲۰۰/- ۱۸۰/- ۱۲۵/- ۱۰۰/-	۲۲۵
الدولۃ المکیہ	۲۲	تفسیر ضیاء القرآن اول تا پنجم سٹ	۴۲۵
بخاری شریف شہ جلد عربی اردو	۳۲۴	تفسیر ابن عباس مترجم سنی ۱۰۰/-	۲۵۰
برائے کتب	۳	جواب الحق کامل	۶۰
بہار شریعت اول تا سترہ حصص ۱۶۵/-	۱۸۰	جہاد فی سبیل اللہ	۳۹
بہار شریعت کتابت جلد اولی	۳۰	جنتی زیور	۳۹
بہار شریعت کتابت جلد دوم	۵	جذب القلوب (تاریخ مدینہ)	۳۶
بہار شریعت کتابت جلد سوم	۲۲	جماعت اسلامی	۵
بہار شریعت کتابت جلد چہارم	۱۸	حق و باطل کی جنگ	۶
بہار شریعت کتابت جلد پنجم	۱	مدائن بخشش نعت ۱۵/۱۸/۱۹/۲۰/۲۱/۲۲/۲۳/۲۴/۲۵/۲۶/۲۷/۲۸/۲۹/۳۰/۳۱/۳۲/۳۳/۳۴/۳۵/۳۶/۳۷/۳۸/۳۹/۴۰/۴۱/۴۲/۴۳/۴۴/۴۵/۴۶/۴۷/۴۸/۴۹/۵۰	۲۷



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دعوتِ اسلامی کا پیغام نوجوانوں کے نام

اسلام میٹ

واللہ اعلم بالصواب

ترتیب محمد صدیق فانی

مکتبہ نوریہ رضویہ و کٹوریہ رکیت سکھ پور

ناشر:

بکھریہ

بہارِ حق و سچ

نام کتاب _____ اسلام میں والدین کا مقام
ترتیب _____ محمد صدیق فانی نقشبندی
مطبوعہ _____
ناشر _____ امجد علی قادری
باتعدادن _____ محمد صدیق فانی نقشبندی
تعداد _____ ۱۰۰۰ (ایک ہزار)
ملنے کا پتہ _____ مکتبہ نوریہ رضویہ و کٹوریہ مارکیٹ
سکھر
متم محمد صدیق فانی نقشبندی

خود خدا حامی ہے ایسی نیک نخت اولاد کا
مانتی ہو محکم جو ماں باپ کا استاد کا

بہارِ حق و سچ

مسیحی اُستاد ماں باپ بھائی بہن
اہلِ ولد و عشیرت پہ لاکھوں سلام

(اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ)

انتساب

اپنے مشفق رفیق، پیکر مہر وفا، اسیر تحریک نظام مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)
جناب محمد دین قسری نامہ نگار روزنامہ "آفتاب" اور سرِ اپنے خلوص و اشیاء
جناب عبدالرشید صاحب ارشد جنرل سیکرٹری انجمن طلبہ اسلام (پاکستان)
خانیوال کے نام۔ جن کی شفقتیں مجھ پر ہمیشہ سایہ فگن رہیں۔

دفاکوش و نیاز کیش

محمد صدیق خانی خانیوال

۱۵ جون ۱۹۷۷ء بروز بدھ

پیش لفظ

اس کائنات رنگ و بوا اور جہاں آب و گل میں والدین ایک ایسی نعمت عظمیٰ ہے۔ جن
کی آغوشِ محبت میں انسان زندگی کے ابتدائی مراحل طے کرتا ہے۔ مگر جوں ہی عنفوانِ شباب
کو پہنچتا ہے۔ تو اسے یاد تک نہیں رہتا کہ وہ کل تک کس کے سہارے جی رہا تھا۔ پھر ان کی
قدرومنزلت کا اُس وقت کا حقد، احساس ہوتا ہے جب وہ ان کی محبتوں اور شفقتوں کے
محرور ہو جاتا ہے۔ وہ لوگ جو فرمانِ خداوندی اور ان کی بزرگی و عظمت کے پیشِ نظر ان کے
حقوق کی صحیح طور پر بجا آوری میں بہل و جاں کوشاں رہتے ہیں۔ وہ دنیا میں بھی کامیابی و
کامرانی سے ہمکنار ہوتے ہیں اور آخرت کی ازلی و سرمدی نعمتوں سے بھی بہرہ اندوز ہونگے
(انشاء اللہ) اور جنہوں نے ان کے حقوق بجالانے میں کوتاہی کی وہ اکثر دنیا میں بھی اشد
ندامت بہاتے دیکھے گئے ہیں اور آخرت میں بھی کعبِ افسوس ملیں گے۔

یہ چند سطور ایسے ہی لوگوں کے لئے احاطہ تحریر میں لائی گئی ہیں جو اس نعمتِ خداوندی
سے نا آشنا ہو کر دولتِ منیبت کی عمیق گہرائیوں میں پڑے ہوئے ہیں تاکہ ان کے
لئے یہ رسالہ رشد و ہدایت کا منیبت ثابت ہو۔ اور انہیں اس عظیم نعمت کا احساس دلانے
میں مدد و معاون ہو۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دستِ دعا ہوں کہ وہ اس سخی حقیر کو فرما کر ذریعہ نجات اور
قبول

اور خیرہ آخرت بنائے اور میرے والدین کو بھی اس کے اجر و ثواب میں شریک بہیم
فرمائے۔ (آمین)

صَلَّى اللهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَأَٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَجَمِيعِ أُمَّتِهِ وَسَلَّمَ

محمد صدیق خانی خانیوال

۱۵ جون ۱۹۴۶ء بروز بدھ

آیات شریفی

①

وَقَعْنِي رَبُّكَ إِلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِلَهًُا رَبُّنَا إِلَهًُا دِينًا إِحْسَانًا
يَبْلُغُنَّ عَلَيْكَ أَكْبَرُ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا آيَةٌ وَلَا
تَنْهَرُهُمَا رَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا ۝ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذَّلِيلِ مِنَ الرَّحْمَةِ
وَقُلْ ذَبِّ ارْحَمَهُمَا كَمَا رَبَّيْنِي صَغِيرًا ۝

ترجمہ: اور تیرے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک
کرو۔ اگر تمہارے سامنے ان میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے ”ہوں“
نہ کہتا اور انہیں نہ جھڑکتا۔ اور ان سے تعظیم کی بات کہنا۔ اور ان کے لئے عاجزی کا بازو بچا۔
نرم دلی سے۔ اور عرض کر لے میرے رب تو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے مجھے
چھپن میں پالا۔ (ترجمہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ)

Thy Lord hath decreed, that ye
worship none save Him, and (that ye
show) kindness to parents. If one of
them or both of ^{them} attain old age with thee,

say not "Fie" unto them nor repulse them, but speak unto them a gracious word.

یہ آیات بڑی اہم اور توجہ طلب ہیں۔ ان میں اسلامی تمدن کے بنیادی اصول بیان کئے گئے ہیں۔ جن کے طفیل اسلامی معاشرہ کو اقوام عالم میں ایک منفرد مقام حاصل ہو گیا ہے۔ ان آیات میں بڑے دلکش انداز میں بتایا جا رہا ہے کہ انسان کا تعلق اپنے کریم و رحیم پروردگار سے کیسا ہونا چاہیے اور اپنے ماں باپ قریبی رشتہ دار اور معاشرہ کے دوسرے افراد کے ساتھ اس کا برتاؤ کیسا ہونا چاہیے۔ آج جب بھی مادی تہذیب کی چمک دمک آنکھوں کو خیرہ کر رہی ہے اور کئی سادہ لوح، لوگ اُس پر فریفتہ ہو چکے ہیں، ان آیات کے پیش نظر ہم بڑے وثوق سے کہہ سکتے ہیں، کہ ان تعلقات کو جس طرح قرآن حکیم نے صحیح انسانی بنیادوں پر استوار کیا ہے۔ ان کی برکت سے ہمارے تعلقات زیادہ اخلاص و محبت پر مبنی ہیں۔ اس لئے ان آیات کا مطالعہ کرتے وقت بڑے تدبیر سے کام لینا چاہیے۔

پہلی آیت کا آغاز "وَقَفْنٰی" کے کلمہ سے ہوا ہے (جو کہ قرآن حکیم میں مختلف مقام پر مختلف معنی میں استعمال ہوا ہے، اس آیت میں قفنی "حکم کرنا" کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ یعنی حکم الحاکمین نے یہ حکم فرمایا ہے۔ اس لئے اس کا بجا لانا ہر شخص پر لازم ہے جو اپنے آپ کو اس کا بندہ اور اسے اپنا مالک یقین کرتا ہو۔ آیت کا مدعا یہ ہوا کہ اے محبوب! آپ کے رب نے یہ احکام نافذ فرمائے ہیں۔ جن میں سے پہلا حکم یہ ہے کہ اس وحدۃ لاشریک کے سوا کسی کی عبادت نہ کی جاوے۔ اس اہم اور عظیم الشان فرمان

کے متعابد جو حکم دیا جا رہا ہے۔ وہ ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنے کے متعلق ہے۔ جب ماں باپ جوان ہوں اور اپنی ضروریات کے خود کفیل ہوں۔ اس وقت تو عموماً ان کے فرمانبردار ہوتے ہیں۔ کیوں کہ وہ ان کے دست نگر ہوتے ہیں۔ لیکن جب بڑھا پا آجاتا ہے۔ صحت بگڑنے لگ جاتی ہے وہ خود روزی کمانے سے قاصر ہو جاتے ہیں۔ اور اولاد کے سہا کے محتاج ہو جاتے ہیں۔ اس وقت سعادت مند اولاد کا فرض ہوتا ہے، کہ ان کی خدمت گزاری اور دلجوئی کے لئے اپنی کوششیں وقف کرے۔ اگر مرض طول پکڑ جائے اور ان کا مزاج چڑچڑا ہو جائے اور وہ بات بات پر خفا ہونے لگیں تو ان حالات میں بھی ان کی نازبرداری میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھتے۔ اور خبردار! کہیں اگتا کر یا ان کی خفگی سے آشفۃ خاطر ہو کر تیری زبان سے اُفت تک نہ نکلے۔ بلکہ اگر اللہ تعالیٰ نے بوڑھے والدین کی خدمت کا موقع دیا ہے تو اسے غنیمت سمجھ کر ان کے علاج و معالجہ میں ان کو آسائش اور راحت پہنچاؤ۔ اور اسستی سے کام نہ لے۔ ان سے سخت کلامی مت کر۔ جب تو ان سے گفتگو کرے تو ایسے محبت بھرے انداز میں گفتگو کر کہ ان کے دل کا کنول کھل جائے اور اپنے لخت جگر کی اس احسان شناسی کو دیکھ کر ان کا دل مسرور اور آنکھیں روشن ہو جائیں۔ اور وہ بیخستہ تجھے دُعائیں دینے لگیں یعنی انتہائی توامنع اور انکساری سے ان کے ساتھ پیش آ۔ ایسی توامنع جس میں رحمت و محبت کی خوشبو سی ہو۔ کیوں کہ ایسی توامنع جس میں رحمت و شفقت کی چمک نہ ہو وہ کسی اہم مقام پر مناسب ہو تو ہو، والدین کی بارگاہ میں وہ قطعاً پسندیدہ نہیں اور حقیقت تو یہ ہے کہ انسان یہ سب کچھ بھی اگر بجا لائے تب بھی اُن احسانات کا بدلہ نہیں ہو سکتا، جو ماں باپ نے اپنی اولاد پر کئے ہوتے ہیں۔ اُن سے عہدہ برا ہونے

اور ان کا حق سپاس ادا کرنے کی اگر کوئی صورت بنے تو یہ ہے کہ تو بارگاہِ خداوندی میں عجز و نیاز سے ان کی مغفرت اور بخشش کیلئے دعائیں مانگتا ہے۔ اور عرض کرتا ہے کہ اے مولائے کریم انہوں نے میری پرورش کی۔ میرے لئے بڑی تکلیفیں برداشت کیں ہیں اُن کا صلہ دینے سے قاصر ہوں۔ تو ان پر اپنا درِ رحمت کشا وہ فرما۔ جس طرح انہوں نے میری بے بسی کی حالت میں مجھ پر اپنی عنایات و شفقتوں اور محبتوں کی انتہا کر دی۔ اسی طرح تو بھی ان پر اپنی عنایات بے پایاں اور رحمت بے انداز کے پھول برسا۔ اس لئے ”

قل رب ارحمہما الخ سے ان کے لئے دُعا و مغفرت کرنے کا حکم دیا۔“

(تفسیر منیاء القرآن جلد ۲ ص ۵۰ مطبوعہ لاہور)

(۲)

وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا (سورۃ نسا)
ترجمہ: اور اللہ کی بندگی کرو اور اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ سے بھلائی کرو۔
(ترجمہ المفہرۃ علیہ الرحمۃ)

And serve Allah. Ascribe nothing as partner unto Him. (Show) kindness unto parents.

یعنی اپنے خالق کا حق تو تجھ پر یہ ہے کہ اس کی یاد، اس کے ذکر، اور اس کی عبادت میں سرشار ہے۔ اور کسی کو کسی حیثیت سے بھی اس کا شریک نہ بنائے، نہ دوست میں نہ

صفات میں۔ اور ماں باپ کے ساتھ احسان اور مروت کا برتاؤ کرے۔ اور ان کو دکھ تکلیف پہنچانے کا خیال تک بھی تیرے دل میں نہ گزرے۔
(تفسیر منیاء القرآن جلد اول)

(۳)

وَرَضَيْنَا الْإِنْسَانَ بِرَّ إِلَدَيْهِ إِحْسَانًا جَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَرَضَعَتْهُ
كُرْهًا وَرَضَعَتْهُ كُرْهًا وَجَمَلَتْهُ تَلْثُونَ شَهْرًا (سورۃ احقاف)
ترجمہ: اور ہم نے آدمی کو حکم کیا کہ اپنے ماں باپ سے بھلائی کرے۔ اس کی ماں نے اسے اپنے پیٹ میں رکھا تکلیف سے اور جب اس کو تکلیف سے اور اسے اٹھائے پھرنا اور اس کا دودھ پھڑانا تیس مہینہ میں ہے۔
(ترجمہ المفہرۃ علیہ الرحمۃ)

And We have commanded unto man kindness toward parents. His mother beareth him with reluctance, and bringeth him forth with reluctance, and the bearing of him and the weaning of him is thirty months.

شروع آیت میں حسن سلوک کا حکم ماں اور باپ دونوں کے لئے ہے۔ مگر بعد میں صرف ماں کی محبت و مشقت کا ذکر کرنے میں حکمت یہ ہے کہ ماں کی محنت و

مشقت لازمی اور ضروری ہے۔ حمل کے زمانہ کی تکلیفیں، پھر وضع حمل اور دروزہ کی تکلیف ہر حال میں بچے کے لئے ضروری ہے جو صرف ماں ہی کی محنت ہے۔ باپ کے لئے پرورش میں محنت اٹھانا اتنا لازمی اور ضروری نہیں ہو سکتا، کہ کسی باپ کو اولاد کی تربیت میں کوئی بھی محنت مشقت اٹھانی پڑے۔ جب کہ وہ مالدار، صاحب چشم و خدم ہو۔ دوسروں سے اولاد کی خدمت لے۔ یا وہ کسی دوسرے ملک میں چلا جائے اور خرچ بھیجتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اولاد پر ماں کے حق کو سب سے زیادہ رکھا ہے۔

(معارف القرآن)

(۴)

إِنْ أَشْكُرْ لِي ذَلَّ لَدَيْكَ (لقمان)

ترجمہ: حق ماں میرا اور اپنے ماں باپ کا۔ (ترجمہ حضرت علیہ رحمۃ)

Give thanks unto Me and unto thy parents.

بالجملہ والدین کا حق وہ نہیں کہ انسان اس سے کبھی عہدہ برا ہو۔ وہ اس کے حیات و وجود کے سبب ہیں۔ تو جو کچھ نعمتیں دینی و دنیوی پاسے گا، سب انہیں کے طفیل میں ہوئیں کہ نعمت کمال وجود پر موقوف ہے اور وجود کے سبب وہ ہوتے تو صرف ماں باپ ہونا ہی ایسے عظیم حق کا موجب ہے جس سے بری الزمہ بھی نہیں ہو سکتا۔ نہ کہ اس کے ساتھ اس کی پرورش میں ان کی کوششیں ان کے آرام کے لئے ان کی تکلیفیں خصوصاً

پیٹ میں رکھنے پیدا ہونے، دودھ پلانے میں ماں کی اذیتیں، ان کا شکر کہاں تک ادا ہو سکتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ وہ اس کے لئے اللہ اور رسول کے سایے، ان کی ربوبیت و رحمت کے مظہر ہیں۔ لہذا قرآن عظیم میں اللہ تعالیٰ اجل جلالہ نے اپنے حق کے ساتھ ان کے حق کا ذکر فرمایا۔

(شرح المحقوق ص ۲۳ از امام احمد رضا بریلوی)

احادیث نبویہ

عن صاحبہ الصلوٰۃ والسلام

(۱)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اللہ عز و جل کے نزدیک کون سا عمل سب سے زیادہ محبوب ہے، فرمایا وقت پر نماز پڑھنا۔ عرض کیا پھر کون سا۔ فرمایا! ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، عرض کیا، پھر کون سا؟ فرمایا! اللہ کی راہ میں جہاد۔ (ترمذی شریف ج ۲ ص ۱۲۱، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی)

(۲)

حضرت حکیم اپنے باپ معاویہ بن حیدر سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ میں نے

عرض کیا! یا رسول اللہ! کس کے ساتھ نیک سلوک کروں۔ فرمایا! اپنی ماں کے ساتھ، عرض کیا، اس کے بعد کس کے ساتھ نیک سلوک کروں؟ فرمایا، اپنی ماں کے ساتھ، پھر عرض کیا، اس کے بعد کس کے ساتھ نیک سلوک کروں؟ فرمایا! اپنے باپ کے ساتھ۔ پھر قریب سے قریب تر کے ساتھ۔ (ترمذی، ابوداؤد)

(۳)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا۔ یا رسول اللہ! کس کے ساتھ نیک سلوک کروں؟ فرمایا اپنی ماں کے ساتھ، عرض کیا! پھر کس کے ساتھ فرمایا، اپنی ماں کے ساتھ، عرض کیا پھر کس کے ساتھ، فرمایا اپنے باپ کے ساتھ۔ (بخاری، مسلم)

(۴)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، میرے حسن سلوک کا کون زیادہ حقدار ہے فرمایا تیری ماں۔ اس نے عرض کیا کہ پھر کون، فرمایا! تیری ماں۔ اس نے عرض کیا پھر کون۔ فرمایا تیری ماں۔ اس نے چوتھی مرتبہ عرض کیا، پھر کون، فرمایا پھر تیرا باپ۔ (بخاری، مسلم)

(۵)

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو

شخص اپنے والدین کے بارے میں اللہ کی اطاعت کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کے دو دروازے کھول دیتا ہے۔ اگر والدین میں سے ایک ہی ہے تو ایک دروازہ اور اگر اس نے والدین کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی، اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے جہنم کے دو دروازے کھول دیتا ہے۔ اور اگر والدین میں سے ایک ہے تو ایک دروازہ کھول دیتا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا گیا۔ اگر ماں باپ ظلم کریں جب بھی، کہا۔ ظلم کریں جب بھی۔ (مشکوٰۃ ص ۴۲۱ بحوالہ شعب الایمان سیقی)

(۶)

طیلید بن میس کہتے ہیں کہ میں ایک جنگ میں تھا وہاں بعض گناہ سرزد ہو گئے جو مجھے گناہ کبیرہ ہی معلوم ہوتے تھے میں نے ابن عمرؓ سے ان کا ذکر کیا۔ کہا وہ گناہ کیا ہیں؟ میں نے کہا، فحشاء اور فحشاء۔ کہا! یہ تو گناہ کبیرہ نہیں ہیں۔ گناہ کبیرہ تو تو ہیں۔ شرک، قتل نفس، جہاد سے فراری، نشر عورت پر الزام لگانا، سود غواری، مال یتیم کھانا، مسجد میں اٹھنا، دین کا مذاق اڑانا۔ اور والدین کا بیٹے کی نافرمانی کی وجہ سے رو پڑنا۔ ابن عمرؓ نے کہا! کہ تم جہنم سے ڈرتے رہو اور چاہتے ہو کہ جنت میں جاؤ؟ کہا خدا کی قسم یہی چاہتا ہوں۔ کہا تمہارے والدین زندہ ہیں؟ کہا والدہ ہیں۔ کہا خدا کی قسم اگر تم اس سے نرمی سے بات کرو اور اس کو کھلاؤ تو جنت میں ضرور جاؤ گے۔ بشرطیکہ گناہ کبیرہ سے اجتناب کرو۔

(۷)

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

روایت کی آپ نے فرمایا۔ بیٹا اپنے والد کا بدلہ نہیں دے سکتا۔ اگر یہ اسے غلام پائے اور خرید کر آزاد کر دے (مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

۸

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہجرت کی بیعت کرنے کو حاضر ہوا۔ ماں باپ کو گھر روتے ہوئے چھوڑ آیا۔ تو آپ نے فرمایا! واپس جاؤ۔ جیسے تم نے انہیں رُلا لیا ہے۔ انہیں ہنسا دو۔
(جمع الفوائد ص ۲۹۴)

۹

ابو بکرہ نفع بن حارث سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! سب سے بڑے گناہ تمہیں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیوں نہ؟ آپ نے فرمایا، اللہ کا کسی کو شریک بنانا۔ اور والدین کی نافرمانی کرنا۔ آپ نیک لگاتے ہوئے تھے، اٹھ کر بیٹھ گئے۔ اور فرمایا۔ ہاں اور بھولی بات کرنا یا فرمایا بھولی شہادت دینا۔ حتیٰ کہ ہم نے دل میں کہا کاش حضور خاموش ہو جائیں (بخاری، ترمذی، نسائی)

۱۰

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

میں ایک شخص جہاد کے لئے آیا۔ آپ نے فرمایا۔ تمہارے والدین زندہ ہیں؟ اُس نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا، جاؤ اُن کی خدمت کرو یہی جہاد ہے۔ (ترمذی)

۱۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسکی ناک خاک آلودہ ہو، اسکی ناک خاک آلودہ ہو۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کس نے کہا۔ فرمایا جس کے والدین یا ان میں سے ایک بھی اس کی زندگی میں بوڑھے ہو گئے اور وہ جہنم میں جائے۔ (یعنی بڑا بد نصیب ہے، جو بوڑھے ماں باپ کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کرے)۔ (مسلم شریف)

۱۲

حضرت معاذ بن جبل سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کیا، اُسکو خوشخبری ہو کہ اللہ تعالیٰ اُس کی عمر بڑھاتا ہے۔

۱۳

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے مروی ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی شخص کا اپنے والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہ ہوں میں سے ہے، لوگوں

نے عرض کیا کہ اپنے ماں باپ کو بھی کوئی شخص گالی دیتا ہے؟ فرمایا ہاں وہ کسی اور کے باپ کو گالی دے گا اور وہ شخص اس کے باپ کو گالی دے گا۔ اور وہ کسی کی ماں کو گالی دے گا تو وہ بھی اس کی ماں کو گالی دے گا۔ (مسلم، ابوداؤد، ترمذی، الادب المفرد)

۱۴

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین دعائیں وہ ہیں جن کی مقبولیت میں کوئی شبہ نہیں، مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا، اور والدین کی اپنی اولاد کے لئے دعا۔ (احمد، ابوداؤد، ترمذی، الادب المفرد)

۱۵

حضرت ابودرداء سے روایت ہے کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا: میری ایک بیوی ہے اور میری والدہ اس کی طلاق کا حکم دیتی ہے (کیا کروں؟) ابوالدرداء نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ والدہ جنت کے دروازوں میں سے بہتر دروازہ ہے اگر اب تو چاہے اس دروازہ کو ضائع کرے اور اگر چاہے تو محفوظ رکھے۔ (ترمذی، صحیح ابن حبان، ابن ماجہ، مستدرک حاکم)

۱۶

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت مال کے قدموں کے نیچے ہے۔

۱۷

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو خدمت گزار بیٹیا اپنے والدین پر رحمت و شفقت سے نظر ڈالتا ہے تو ہر نظر کے بدلے میں ایک سو مقبول کا ثواب پاتا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ اگر وہ دن میں سو مرتبہ نظر کرے آپ نے فرمایا کہ ہاں سو مرتبہ (یعنی اس کو سو مقبول حج کا ثواب ملیگا) (مشکوٰۃ ص ۲۲۱ بحوالہ شعب الایمان بیہقی)

غیر مسلموں کے اقوال

○
ماں باپ سے ایسا سلوک کر جیسا کہ تو اپنی اولاد سے اپنی نسبت چاہتا ہے۔ ماں باپ و رخت کی طرح ہیں۔ اور اولاد پھل کی مانند۔ درخت کی جتنی اچھی طرح پرورش کریں اتنا ہی اس کا پھل اچھا ہوگا۔ ماں باپ کی خدمت کریگا تو ان کی دعائیں ملے گا، جو ہر ایک دعا سے زیادہ مقبول ہے۔ اور اس خدمت سے جو رب کی خوشنودی تجھے حاصل ہوگی وہ اس کے علاوہ ہے۔ خدمت ماورِ پدر عقلندی کی دلیل ہے۔

(استاذ مہر وزیر نوشیرواں)
قابوس نامہ از کیاؤس بن اسکندر

○
میں نے سب سے پہلے ماں کی آنکھوں میں محبت کا رنگ دیکھا۔
(لائگ فیلو)

○
خوشیوں کے تلام ہیں اور حسرتوں کے ہجوم میں ماں کی غفلت کو دیکھو۔ (فیلپین بونا پارٹ)

لے شہ کی اخلاق آموز کتاب

○
بچے کے لئے سب سے اچھی جگہ ماں کا دل ہے خواہ بچے کی عمر کتنی ہو۔ (ٹسکیپر)

○
میں نے زندگی میں ثابت قدمی کا درس اپنی ماں سے سیکھا۔
میں زندگی کی کتاب میں ماں کے سوا اور کسی کی تصویر نہیں دیکھتا۔ (ڈکٹر ایوگو)

○
ماں سے ہمدردی کی توقع رکھنے کے بجائے ماں کا ہمدرد ہونا چاہیے۔ (ارسطو)

○
ماں کی زندگی میں محبت اور مہربانی کا خمیر داخل کیا گیا ہے۔ (ایمرسن)

○
ماں خدا کا جلوہ اور خوشنودی ہے اس لئے ماں کو خوش رکھنا لازم ہے۔ (پریم چند)

○
آسمان کا بہترین اور آخری تحفہ ماں ہے اس کی دل سے قدر کرو۔ (ملٹن)

قاری نے کرام

کتاب و سنت کی روشنی میں گزشتہ اوراق میں آپ نے غلطی والدین کا بغور مطالعہ کیا۔ اس کے متبادل غیر مسلموں کے اقوال بھی پڑھے۔ اب ذرا بزرگان اسلام کے اقوال بھی ملاحظہ فرمائیے اور موازنہ کیجیے کہ جو غصہ والدین ان نفوس قدسیہ بیان فرماتی ہے، غیر مسلم اس کے عشرِ عشیر کو بھی بیان نہ کر سکے۔

فرمودات بزرگان دین

حجۃ الاسلام حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۵۰۵ھ)

جاننا چاہیے کہ ماں باپ کے حقوق نہایت عظیم الشان ہیں۔ کیونکہ ان سے قرابت زیادہ ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ کوئی شخص ماں باپ کے حقوق ادا نہیں کر سکتا۔ یہاں تک کہ ان کو غلام دیکھے اور خرید کر آزاد کرے۔ اور فرمایا ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا نماز روزہ حج و عمرہ وغیرہ سے فاضل تر ہے۔ اور فرمایا لوگ بہشت کی خوشبو پانچ سو سال کی راہ سے سونگھیں گے لیکن ماں باپ کا عاق اور قلع رحم کرنے والا نہ سونگھے گا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اس شخص کا کیا نقصان ہے جو ماں باپ کے نام پر صدقہ دے تاکہ ان کو ثواب ملے اور اس کے ثواب میں بھی کمی نہ ہو۔

(کیمیاء سعادت ص ۲۵۳ مطبوعہ لاہور)

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۵۶۱ھ)

والدین کی فرمانبرداری کے لئے نفلوں کو ترک کیا جاسکتا ہے۔ اور یہ افضل ہے۔ والدین کے ساتھ بھلائی کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ والدین نے جن لوگوں سے ملنا جلنا چھوڑ دیا ہے۔

ان سے خود بھی ترک تعلق کرے اور جن لوگوں سے والدین کے تعلقات ہوں ان سے خود بھی تعلق رکھتے۔ والدین کے معاملے میں مخالفوں پر ایسا ہی غصہ کرے جیسا اپنی ذات کے لئے کرتا ہے۔ اگر والدین کی کسی بات پر غصہ آئے تو اس وقت والدین کی ان تکالیف، اُس ایثار، قربانی، اور خلوص و محبت کو یاد کرو جو انہوں نے تمہاری پرورش کے دوران کی ہیں۔ اور اس وقت اللہ کے اس فرمان کو بھی یاد رکھو "قُلْ لَّيْسَ لَكُمْ مَلِكُيْنِیْمَا" (والدین کے ساتھ عزت سے بات کرو) اگر والدین کی شفقت کی یاد بھی غصہ کو فرو نہ کر سکے تو سمجھ لے کہ وہ بدنصیب ہے اور اللہ کی ناراضگی میں گرفتار ہے۔ اگر تم نے اللہ کے حکم کے خلاف ماں باپ کے ساتھ کوئی سلوک کیا ہے تو غصہ فرو ہو جانے کے بعد رب تعالیٰ سے اس کی معافی چاہو۔ اور توبہ کرو۔ اگر کسی سفر پر جانا چاہتے ہو جو تم پر واجب نہیں ہے۔ تو والدین کی رضا مندی کے بغیر مت جاؤ، والدین کو کوئی دکھ نہ پہنچاؤ۔ اس کا خیال رکھو کہ تمہاری وجہ سے تمہارے والدین کو کوئی شخص آزار پہنچانے کا باعث بنے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت کی جو ماں اور بچے میں جدائی کا باعث ہو۔ اگر کہیں سے کھانے پینے کی چیز لاؤ تو سب سے اچھا کھانا ماں باپ کو دو کیونکہ وہ تمہاری خاطر اکثر بھوکے رہے ہیں۔ اور تم کو اپنے اوپر ترجیح دی ہے، تمہارا پیٹ بھرا ہے خود بیدار رہے اور تم کو سٹلایا ہے۔

(نہیۃ الطالبین ص ۱۰۳ مطبوعہ کراچی)

حضرت خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ (متوفی ۷۴۲ھ)

فرمایا: پانچ چیزوں کا دیکھنا عبادت ہے۔

۱: ماں باپ کا چہرہ

۲: قرآن مجید

۳: عالم دین کی صورت

۴: خانہ کعبہ

۵: اپنے پیر کی صورت

(تعلیم الاطفال ص ۱۳)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۲۵۲ھ)

مسلمان والدین کو ناحق ستانا گناہ کبیرہ ہے۔

(تکمیل الایمان ص ۱۲۴)

ابن قانع نے ابی ثعلبہ خثنی کی زبانی روایت کی ہے کہ پندرہویں شعبان کی شب میں مشرک، کینہ پرور، بدسلوک، قاطع رحم، پانچ لٹکا کر چلنے والے، والدین کو ستانے والے اور شراب نوشی کی طرف اللہ تعالیٰ نظر نہک نہیں کرتا۔

(ماثبت بالسنہ ص ۱۶۴)

حضرت مجتہد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۲۳۳ھ)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ احسان کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور یہ بھی فرمایا ہے کہ میرا اور اپنے والدین کا شکر ادا کرو۔ باوجود اس امر کے اس کا معتقد ہونا چاہئے کہ سب کچھ مطلب اصلی تک پہنچنے کے مقابلہ میں معنی بے کار ہے بلکہ منازل سلوک کے طے کرنے میں صرف تعطیل ہے: "حنات الابرار ریاست المقربین" آپ نے سنا ہوگا۔ حق تعالیٰ

کافی تمام مخلوق کے حقوق پر مقدم ہے۔ والدین کے حقوق کو ادا کرنا خدا کے حکم کی تابعداری کے باعث ہے۔ ورنہ کس کی مجال ہے کہ اُس کی خدمت چھوڑ کر دوسرے کی خدمت میں مشغول ہو جائے پس ان کی خدمت اس لحاظ سے خدا ہی کی خدمت ہے۔

(مکتوب شریف ص ۱۱)

حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۲۲۹ھ)

۱۔ تعلیم والدین تمام شریعتوں اور دینوں میں واجب ہے۔

۲۔ ماں باپ ہر چند کہ کافر یا منافق یا فاسق یا فاجر ہوں۔ اولاد کو چاہیے کہ اُن کے ساتھ بھی راستہ لطف و احسان کا چلے۔

۳۔ چلتے وقت اُن کے آگے نہ چلے اور کلام میں نام لے کر نہ بلاوے۔ بلکہ تعلیم کے لفظوں سے جیسے یا سیدی باپ کے واسطے اور یا سیدی ماں کے واسطے اور یا ابی اور امی کو پکارے اور ایسے ہی اپنے تئیں حتی المقدور اُن کی خدمت کرنے میں خبیث کرے۔ اور

ہر کام اور ہر بات میں اُن کی رضامندی کا ارادہ کرے اور اوقات عزیز اور مال نفیس اپنا اُن سے دریغ نہ رکھے۔ اور بعد مرے کے بیچ جاری کرنے وصیت اُن کی کے مصروف ہو۔

اور بیچ و عاتیک اور استغفار کے اُن کو یاد رکھے اور واسطے اُن کے خیرات اور صدقات بھیجے۔ ہر ایک جمعہ کے اندر ان کی قبر کی زیارت کرے۔ سورۃ یسین پڑھ کر ثواب اُن کی روح کو بخشے۔ جو آدمی کہ اُن کے ساتھ دوستی رکھتے تھے یا قرابت رکھتے تھے اُن کے

(تفسیر عزیزی پ الم ص ۱۹۲)

ساتھ مہربانی اور سلوک کرے۔

حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب علیہ الرحمۃ (متوفی ۱۳۴۰ھ)

اولاد پر باپ کا حق عظیم ہے اور ماں کا حق اس سے اعظم۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "اور ہم نے تاکید کی آدمی کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک برتاؤ کی اسے پیٹ میں رکھے رسی اسکی ماں تکلیف سے اور اسے جنا تکلیف سے اور اس کا پیٹ میں رہنا اور دودھ پھینا میں ہے۔" اس آیت کریمہ میں رب العزت نے ماں باپ دونوں کے حق میں تاکید فرما کر ماں کو پیر خاص الگ کر کے گنا اور اس کی ان سختیوں اور تکلیفوں کو جو اسے قتل و ملامت اور ذہنی تک اپنے خون کا عطر پلانے میں پیش آئیں جن کے باعث اس کا حق بہت راشد اعظم ہو گیا شمار فرمایا۔ (شرح المحقق ص ۱)

صدر الافاضل مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ

دنیا میں بہتر سلوک اور خدمت میں کتنا بھی مبالغہ کیا جائے۔ لیکن والدین کے احسان کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے بندے کو چاہیے کہ بارگاہ الہی میں اُن پر فضل و رحمت و کرم کی دعا کرے اور عرض کرے کہ یا رب میری خدمتیں سے اُن کے احسان کی جزا نہیں بہتیں تو اُن پر کرم کر کہ اُن کے احسان کا بدلہ ہو۔

والدین کا فرہوں تو اُن کے لئے ہدایت ایمان کی دعا کرے کہ یہی اُن کے حق میں رحمت ہے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ والدین کی رضا میں اللہ کی رضا اور اُن کی ناراضگی میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ والدین کا فرما نہر مار جہنمی نہ ہوگا۔ اور اُن کا نافرمان کچھ بھی عمل کرے گرفتار عذاب ہوگا۔ (حاشیہ قرآن مجید ص ۵۵)

سبق آموز واقعات



ایک دن صحابہ کرام بارگاہ رسالت میں عرض پیرا ہوئے کہ حضور! ہمیں عجاہبات ام ماضیہ کا کچھ ذکر فرمائیں۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سے قبل تین آدمی کہیں جا رہے تھے۔ جب شام ہوگئی تو شب باشی کی غرض سے کسی غار کی تلاش کی۔ اور رات وہاں سو گئے۔ کچھ رات وہاں گزری تھی کہ اچانک ایک بھاری پتھر اس غار کے منہ پر لڑھک آیا اور اس سے غار کا منہ بند ہو گیا۔ یہ تینوں سخت پریشان ہوئے۔ ایک دوسرے سے کہنے لگے اب یہاں سے ہمیں کوئی چیز ایسی نہیں جو نجات دلا سکے۔ سوائے اس کے کہ اپنی عمر کے کسی نیک کام کو پیش کر کے اسے نجات کا ذریعہ بنایا جائے۔ ایک ان میں سے بولا: میرے ماں باپ تھے اور میں مال و منال دنیاوی سے کچھ نہیں رکھتا تھا۔ بجز ایک بکری کے۔ تو میں ہمیشہ اس بکری کا دودھ انہیں پلا دیتا۔ اور لکڑیوں کا گھڑ جو جھیل سے ملتا ہے فروخت کر کے اس کی قیمت سے سب کی پرورش کرتا۔ ایک روز مجھے دیر ہوگئی جب میں آیا تو میں نے دیکھا کہ والدین سو چکے ہیں۔ میں نے بکری کا دودھ نکال کر اس میں روٹی بھگوئی اور ان کے سونے کی جگہ آکر ان کے پیروں کی طرف وہ پیالہ لئے کھڑا ہوا۔ اور خود بھی کچھ نہ کھیا

کہ جب تک انہیں نہ کھلاؤں میں کیسے کھاؤں۔ ان کے بیدار ہونے کا انتظار کرتے کرتے صبح ہو گئی۔ جب وہ بیدار ہوئے اور کھانا کھالیا تو میں بیٹھا۔ تو میں عرض کرتا ہوں الہی اگر میں اس خدمت میں سچا ہوں تو مجھ پر کٹاؤں گی اور میری فریادرسی کر۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ پتھر اس تو تسل کی برکت سے ہلا اور کچھ کٹاؤں گی ہو گئی۔

دوسرے لکھا میرے چچا کی لڑکی حبیبہ تھی جس پر میں فریاد تھا۔ میں اسے اپنی طرف بلاتا تو وہ رجوع نہ ہوتی تھی۔ حتیٰ کہ میں نے اسے ایک سو بیس دینار بھیجے کہ وہ ایک شب میرے ساتھ خلوت کرے۔ جب وہ میرے پاس آگئی تو میرے دل میں خوف خدا پیدا ہوا اور میں نے اس سے پرہیز رکھا اور وہ سنہری دینار بھی اسے دے دیے۔ یہ کہہ کر اس نے بارگاہ خداوندی میں عرض کی۔ الہی اگر میں اس بات میں سچا ہوں تو مجھ پر اس پتھر سے فراخی عطا فرما۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ وہ پتھر یک لخت ہلا اور غار پہلے سے کچھ زیادہ فراخ ہو گیا مگر ابھی اتنا فراخ نہیں ہوا تھا کہ آسانی سے باہر نکل سکیں۔

تیسرا بولا کہ میرے پاس مزدور کلام کرتے تھے۔ دن گزرنے پر سب اپنی اپنی مزدوریاں لے جاتے تھے۔ ایک دن ایک مزدور غائب ہو گیا اور اس کی مزدوری میرے پاس رہ گئی۔ میں نے اس سے گوسفند خرید لیا۔ دوسرے سال وہ دو ہو گئے، پھر تیسرے سال چار ہو گئے اسی طرح ہر سال بڑھتے رہے۔

جب چند سال گزر گئے تو میرا ایک مال غنیم بن گیا کہ مزدور بھی آگیا۔ اور اس نے مجھ سے کہا میں نے آپ کی مزدوری کی تھی۔ شاید آپ کو بھی یاد ہو۔ اب مجھے اس کی ضرورت ہے مجھے دسے دو۔ میں نے کہا۔ جاؤ وہ تمام گوسفند اور مال ملک تیرا ہی ہے۔ تو لے لے

تو مزدور کہنے لگا آپ کو ناگوار گزرا۔ میں نے کہا۔ نہیں۔ درحقیقت وہ سب مال تیرا ہے میں سچ کہہ رہا ہوں چنانچہ وہ سب مال میں نے اسے دے دیا۔ الہی اگر یہ میرا بیان صحیح ہے تو مجھے اس بلا سے نجات دے۔ حضور نے فرمایا وہ پتھر در غار سے ہلا اور نیچے گر گیا۔ اور یہ تینوں آدمی وہاں سے باہر آ گئے۔ (مشکوٰۃ شریف بحوالہ بخاری و مسلم)



حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بنی اسرائیل کا ایک راجہ جبریل مجتہد تھا ایک دن اسکی ماں اپنے بیٹے کو دیکھنے آئی۔ جبریل اپنے صومعہ میں مصروف نماز تھے۔ دروازہ نہ کھولا۔ اور دوسرے روز بھی ایسا ہی ہوا۔ تیسرے روز آئیں اس دن بھی صومعہ نہ کھولا۔ چوتھے روز بھی اس طرح آئیں اور در صومعہ نہ کھولا۔ ان کی والدہ نے تنگ آ کر کہا! الہی اسے رُسوا کر میرا بیٹا ہو کر میرے حق مادیت کی پرواہ نہیں کرتا۔ یعنی میرے حق کے معاملے میں اس کی گرفت کر۔ اس زمانہ میں ایک بدچلن عورت تھی اس نے کسی گروہ سے وعدہ کیا کہ میں جبریل کو گمراہ کروں گی۔ چنانچہ وہ صومعہ یعنی عبادت خانہ جبریل میں داخل ہو گئی۔ مگر جبریل نے اسکی طرف اصلاً التفات نہ کیا۔

اس نے کسی چرواہے کے ساتھ حرام کرایا۔ اور معاملہ ہو گئی۔ جب بیٹا ہوا تو اس نے

ان کی شریعت میں نمازیں کلام کرنا جائز تھا۔ جیسا کہ شروع اسلام میں مسلمانوں کو بھی اجازت تھی۔ عبدالرشید

کہہ دیا کہ یہ بچہ جریح کا ہے۔ لوگوں نے جریح پر انبؤہ کثیر کے ساتھ دھاوا بھل دیا۔
حتیٰ کہ انہیں گرفتار کر کے عدالت سلطانی میں پیش کر دیا۔ جب پیشی ہوئی تو جریح نے اس
کے گود کے بچے سے فرمایا۔ اے بچے! تیرا باپ کون ہے؟ وہ شیر خوار مہدیادریں بولا، اے
جریح میری والدہ بکھر چھوٹا الزام لگا رہی ہے۔ میرا باپ ایک چرواہا ہے۔
(فت) جریح کو یہ تمام پریشانی والدہ کی نافرمانی کی وجہ سے پیش آئی۔ اللہ تعالیٰ حقوق والدین
کو کما حقہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

(کشف المحجوب ص ۴۱، الادب المفرد ص ۵۴)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بار ایک عینی کو دیکھا کہ اپنی بیٹی پر پاں کولتے
ہوئے طواف کعبہ کر رہا ہے۔ اور یہ شعر پڑھتا ہوتا ہے
میں اس کے لئے ایک سواری کا اونٹ ہوں
جب سواروں کو ٹھکایا جائے تو میں ڈرتا نہیں
پھر اُس نے کہا! اے ابن عمر! کیا میں نے ماں کا بدلہ دے دیا۔ ابن عمر نے کہا! نہیں
اس کی ایک آہ کا بدلہ بھی نہ ہوا۔ (یعنی جو مصیبت اُس کو تیری پسندائش کے وقت
اٹھانی پڑی) (الادب المفرد ص ۵۴)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی سفر میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ملا۔ اس اعرابی
کا باپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دوست تھا۔ اعرابی نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا تم عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے

نہیں ہو؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں، اس کے بعد انہوں نے اعرابی کو گدھا دے دیا جسے وہ
ساتھ لائے تھے اور اپنے سر سے عمامہ اتار کر دے دیا، اُن کے بعض ساتھیوں نے کہا
اس اعرابی کے لئے وہ درہم بہت تھے۔ اس پر ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا! بنی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ اپنے باپ کی دوستی کو نبھاؤ، اُسے ختم نہ کرو، ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارا نور بجھا
دے گا۔ (الادب المفرد ص ۵۸)

عوام بن حوشب (متوفی ۱۲۸ھ) رحمۃ اللہ علیہ جو کہ اجداد تبع تابعین سے ہیں فرماتے
ہیں! میں ایک محلے میں گیا۔ اس کے کنارے پر قبرستان تھا۔ عصر کے وقت ایک قبر شق
ہوئی اور اس میں سے ایک آدمی نکلا جس کا سر گدھے کا اور باقی بدن انسان کا تھا۔ اس
نے تین آوازیں گدھے کی طرح کہیں پھر قبر بند ہو گئی۔ ایک بڑھیا بیٹی کاست ہی تھی ایک
عورت نے مجھ سے کہا ان بڑی بی کو دیکھتے ہو۔ میں نے کہا اس کا کیا معاملہ ہے۔ کہا یہ قبر
والے کی مال ہے۔ وہ شراب پیتا تھا جب شام کو آتا تو ماں نصیحت کرتی کہ اے بیٹے
خدا سے ڈر کب تک اس ناپاک کو پیئے گا۔ یہ جواب دیتا کہ گدھے کی طرح پلتا ہے۔ یہ
شخص عصر کے بعد مرا۔ جب سے ہر روز بعد عصر اس کی قبر شق ہوتی ہے اور یوں تین آوازیں
گدھے کی کر کے بند ہو جاتی ہے۔ (شرح الصدور از علامہ جلال الدین سیوطی)

ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ ایک راہ میں ایسے
گرم پتھروں پر کہ اگر گوشت ان پر ڈالا جائے کباب ہو جاتا۔ میں چھ میل تک اپنی والدہ

کو اپنی گردن پر سوار کر کے لے گیا ہوں۔ کیا میں اب اس کے حق سے بری ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرے پیدا ہونے میں جس قدر درودوں کے جھکے اُس نے اٹھائے ہیں، شاید ان میں سے ایک جھکے کا بدلہ ہو سکے۔ (رواہ الطبرانی)

والدین کے وصال کے بعد اُن کے حقوق

ایک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خدمت اقدس حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! ماں باپ کے انتقال کے بعد کوئی طریقہ اُن کے ساتھ نیکی کا باقی ہے جسے میں بجالاؤں۔ فرمایا: ہاں چار باتیں ہیں۔ اُن پر نماز اور اُن کے لئے دُعا و مغفرت اور اُن کی وصیت نافذ کرنا۔ اور اُن کے دوستوں کی عزت اور جو رشتہ صرف انہیں کی نسب سے ہو نیکی برتاؤ سے اُس کا قائم رکھنا۔ یہ وہ نیکی ہے کہ اُن کی موت کے بعد اُن کے ساتھ کرنی باقی ہے۔ (رواہ ابن النجار)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی ماں باپ کے لئے دُعا چھوڑ دیتا ہے اُس کا رزق قطع ہو جاتا ہے۔ (رواہ الطبرانی)

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کچھ نفل خیرات کرے تو چاہیے کہ اُسے اپنے والدین کی طرف سے کرے کہ اُس کا ثواب اُن کو ملیگا اور اُس کے اپنے ثواب میں بھی کچھ کمی نہ ہوگی۔ (رواہ الدارقطنی)

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرے یا اُن کا قرض ادا کرے روز قیامت نیکیوں کے ساتھ اُٹھے گا۔ (رواہ الدارقطنی)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انسان جب اپنے والدین کی طرف سے حج کرتا ہے وہ حج اُس کے اور اُس کے والدین کی طرف سے قبول کیا جاتا ہے اور ان کی روئیں آسمان میں اس سے شاد ہوتی ہیں۔ اور یہ شخص اللہ عزوجل کے نزدیک ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا لکھا جاتا ہے۔ (رواہ الدارقطنی)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے ماں باپ کے بعد اُن کی قسم کو سچی کرے اور ان کا قرض ادا کرے اور کسی کے ماں باپ کو بُرا کہہ کر انہیں بُرا نہ کہلوائے وہ والدین کے ساتھ نیکی کرنے والا لکھا جائے گا اگرچہ اُن کی زندگی میں نافرمان تھا اور جو ان کی قسم پوری نہ کرے اور اُن کا قرض نہ ادا کرے اور ان کے والدین کو بُرا کہہ کر انہیں بُرا نہ کہلوائے وہ عاق لکھا جائے گا اگرچہ اُن کی حیات میں نیکی کرنے والا تھا۔ (رواہ الطبرانی)

(رواہ الطبرانی)

مشرك والدین کے بارے میں حسن سلوک کا حکم

حضرت سعد بن ابی وقاص سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا میرے بارے میں قرآن مجید کی چار آیتیں نازل ہوئی ہیں۔ اُن میں سے ایک یہ ہے کہ میری والدہ نے قسم کھالی تھی کہ جب تک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ نہ چھوڑوں گا وہ کچھ نہ کہائیں گی، اور نہ پیئیں گی۔ اس وقت اللہ عز و جل نے یہ آیت نازل فرمائی (اگر والدین اس کی کوشش کریں کہ تم جہالت سے میرا کسی کو شرکیہ بناؤ تو تم ان کی اطاعت نہ کرنا اور دنیا میں اُن کے ساتھ نیکی کرتے رہنا)

(الادب المفرد)

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میری مشرکہ ماں میرے پاس آئی یہیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میری ماں مشرکہ ہے اور مجھ سے رغبت کرتی ہے کیا اس سے صلہ رحمی کروں۔ فرمایا اس سے صلہ رحمی کر۔

(بخاری، مسلم، ابوداؤد)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنے والدین دونوں یا ایک کی قبر پر جمعہ کے روز زیارت کو حاضر ہو اللہ تعالیٰ اُس کے گناہ بخش دے گا اور ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے والا لکھا جائے گا۔

تاجدارِ دینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چاہے کہ باپ کی قبر میں اس کے ساتھ حسن سلوک کرے وہ باپ کے انتقال کے بعد اُس کے عزیزوں و دوستوں سے نیک برتاؤ کرے۔

(رواہ ابویعلیٰ)

والدین کی اطاعت کس امر میں کرنی چاہیے

والدین کی رمناجوئی، خاطر داری اور تعمیل حکم اُس وقت تک واجب ہے جب تک وہ ترک فرائض و واجبات کا حکم نہ دیں۔ اگر والدین ادا ائے فریضہ الہی سے بدکیں یا واجب کے ادا کرنے سے منع کریں۔ تو چونکہ والدین کے حقوق پر حق خداوندی مقدم ہے۔ اس لئے اُن کے قول کو نہیں ماننا چاہیے۔

ترمذی نے بروایت عبد اللہ بن عمرو بن عاص بیان کیا ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا حق تعالیٰ کی رضا مندی باپ کی رضا مندی تین میں مضمر ہے۔ اور اس کی ناخوشی باپ کی ناخوشی میں۔ دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے پر کسی بندہ کی فرمانبرداری نہ کرنی چاہیے۔

والدین کے لئے دعاء

○

رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ
دُعَاءَنَا ○ رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ
يَقُومُ الْحِسَابُ

○

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيْتَنِي صَغِيرًا

تمت بالخیر

کاش

محیر حضرات اسکول۔ کالج۔ یونیورسٹی کے طلبہ کو یہ کتاب تقسیم فرمائیں۔
مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر۔ خاص تعاون کرے گا۔

ہماری منزل، طلبہ میں صحیح اسلامی روح بیدار کرنا۔
 ہمارا نصب العین، طلبہ کے قلوب میں عشقِ مصطفیٰ کی شمع فروزان کرنا۔

طالب علم ساتھیو!

- اگر آپ چاہتے ہیں کہ :-
- آپ کا دل عشقِ مصطفیٰ سے سرشار ہو۔
- آپ کے دل میں عنکبوتِ صحابہ برقرار رہے۔
- آپ کے دل میں محبتِ اہلبیت پیدا ہو۔
- آپ کے دل میں احترامِ اولیاء کا جذبہ موجزن رہے۔
- پاکستان میں ایک فلاحی و مثالِ اسلامی معاشرہ کا قیام عمل میں لایا جائے۔
- تعلیمی اداروں میں مکمل اسلامی نظامِ تعلیم کا اجرا ہو۔
- ہر طالب علم کو کم از کم اتنی معلومات ہوں کہ وہ اسلام کو نامکمل کہنے والے کورجنوں کو خاموش کر سکے۔

ان نیک مقاصد کے لیے انجمن طلبہ اسلام خانیوال کے زیرِ اہتمام ایک عظیم لائبریری اور دارالمطالعہ کا منصوبہ زیرِ تکمیل ہے۔ اس کا رخصس میں ہم قسم کا تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔
 الداعیان الالحیہ، اراکین انجمن طلبہ اسلام خانیوال



۱۰	۱۵/-	۱۸/-	۱۸/-
۳۰	۲۵/-	۲۵/-	۲۵/-
۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
۶۶	۶۶	۶۶	۶۶
۵	۵	۵	۵
۱۶	۱۶	۱۶	۱۶
۲۵	۲۵	۲۵	۲۵
۲۸	۲۸	۲۸	۲۸
۳۶	۳۶	۳۶	۳۶
۱۵	۱۵	۱۵	۱۵
۴	۴	۴	۴
۱۵	۱۵	۱۵	۱۵
۳	۳	۳	۳
۱۵	۱۵	۱۵	۱۵
۳۰	۳۰	۳۰	۳۰
۸	۸	۸	۸
۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
۳۳	۳۳	۳۳	۳۳
۲۲	۲۲	۲۲	۲۲
۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۱۸	۱۸	۱۸	۱۸
۳۳	۳۳	۳۳	۳۳
۲۹	۲۹	۲۹	۲۹
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲

۴۰	..	مقیاس حقیقت	۲۴	..	گستان شریعت
۴۵	..	مقیاس دیاریت	۲۰	..	گرد حوی شریف - ۳/
۴۱	..	مقیاس مناظرہ	۶	..	گستاخوں کا بڑا انجام
۲۴	..	مناظرہ جھنگ	۱۶	۵۰	مجموعہ نعت جہاد قل - ۱۵ پاکٹ سائز
۱۵	..	مناظرہ ادبی علم غیب پر	۲۰	..	مجموعہ نعت پاکٹ اعلی کاغذ جلد
۸۰	..	مطالع المسائل عربی فضائل ولایہ الخیرات	۱۲	..	مجموعہ تاجید ۶، مجموعہ سلام ۶، یکجا
۱۵	..	نعت رسول	۱۹۵	..	مدارج النبوت کامل اردو
۱۸	..	نعت رسول پاکٹ سائز آفست کاغذ	۴۸	..	مکاشفہ القلوب (غزالی)
۶	..	نغمہ نبی پاکٹ سائز	۱۳	۵۰	منتخب حدیثیں
۶	..	نغمہ رسول پاکٹ سائز نعت	۱۵	..	مسکب امام ربانی
۶	..	نعت مصطفیٰ	۱۶۲	..	مکتوبات امام ربانی کامل اردو
۱۳	۵۰	نظام شریعت	۳۰	..	منہاج العابدین غزالی
۱۰	۵۰	نعت حبیب	۳۶	..	مفتوحات اعلیٰ حضرت ۴۲/، ۴۸/
۴	..	نقش وفا	۴	..	منکیرین رسالت کے مختلف گروہ
۱۵	..	دیارت کا پوسٹ مارٹم	۶	..	منہج اعظم ہند سوانح
۴۰	..	دیوانی مذہب	۶	..	معراج النبوی (کاظمی) ۴/۵۰
۸	..	دیوانی ولیوں کی نشانی	۶۵	..	مہر منیر خاص الخاص
۱۸	..	ہمارا اسلام اول تا پنجم جلد = ۲۴/	۴۰۰	..	برآء تشریح مشکوٰۃ جلد (مفتی احمد راز)
۳۹	..	ہمارا اسلام اول تا تہم کلاں سائز	۱۰۰	..	مقیاس النبوة اول، دوم، سوم
۱۲	..	یزید پلید اور امام پاک	۲۴	..	مقیاس نور - ۱۸/ جلد
۱۲	..	یزید علماء اسلام کی نظریں	۴۵	..	مقیاس خلافت

قرآن شریف کے غلط ترجموں

کی نشان دہی

اعلیٰ کتابت اعلیٰ دورنگہ تحریر (مضامین)

۴/۵۰ - آفست کاغذ بڑا سائز

۶/۵۰ - درمیانہ کاغذ

۱/۵۰ - کٹانی سائز

۲۰/۵۰ - پاکٹ سائز مع دعوت مباہلہ کا جواب (آفست کاغذ)

۱۰/۵۰ - (درمیانہ کاغذ)

۱۰/۵۰ - درمیانہ سائز